

تعارف کتب



اسلامی مذاہب

استاذ البزہرة جامعة الشرعية قاہرہ
مترجم، پروفیسر غلام احمد حیرری صاحب ایم اے۔ صفحات ۳۱۵
(المذاہب الاسلامیہ)
طباعت و کتابت اعلیٰ، قیمت مجلد نو روپے

مسلمانوں میں اعتقادی، فقہی اور سیاسی اساس پر فرقہ بن دیاں ہوتی رہیں مگر مسلمانوں کے
سواد اعظم اہل سنت والجماعۃ اور وعدہ حفاظت اسلام نے اکثر کو پھیننے نہیں دیا، مرور زمانہ
کے ساتھ یہ فرقے ٹٹتے گئے، اور ان کا ذکر مل و نخل کی کتابوں کی زینت رہ گیا۔ علامہ ابن حزم
اور عبد الکریم شہرستانی کی الملل والنحل اور عبدالقادر بغدادی کی الفرق بین الفرق جیسی ضخیم کتابیں
ان ہی فرقوں کے احوال و معتقدات پر مشتمل ہیں۔ اسی پنج پر اور پچھلے کئی نو پیدا فرقوں کو سمیٹتے
ہوئے مصر کے شہرہ آفاق محقق عالم مورخ اور فقہ و فقہاء پر کئی تصانیف کے مصنف علامہ البزہرة
نے المذاہب الاسلامیہ لکھی ہے۔ متعلقہ موضوع اور بحث کے سارے گوشوں کو جمع کرنا اور
ان پر معلومات کا ڈھیر لگا کر چچی تلی رائے قائم کرنا مصنف کا خاص انداز ہے۔ اور اسی انداز میں
یہ کتاب بھی لکھی گئی ہے۔ اسلامی مذاہب اسی گراںمایہ کتاب کا سلیس اور شگفتہ ترجمہ ہے۔
اسلامی فرقوں کو اعتقادی، سیاسی اور فقہی خطوط پر تقسیم کر کے مصنف نے پیش نظر کتاب میں
پہلی دو قسموں سے گفتگو کی ہے۔ اعتقادی فرقوں میں جبریت، قدریہ، معتزلہ اور اشاعرہ وغیرہ اور سیاسی
فرقوں میں معتزلہ اور خوارج اور ان سے نکلنے والے بیسیوں دیگر فرقوں کے افکار و نظریات ان
کے فروغ پانے والے بلاد و امصار بانی فرقہ کے حالات، معرض وجود میں آنے کی وجوہات اور
ملت کو پہنچنے والے نقصانات سے کافی شافی بحث کی گئی ہے۔ مقدمہ کتاب میں اسباب
اختلاف امت پر فاعلانہ قلم اٹھایا گیا ہے، قریبی عرصہ میں پیدا ہونے والے فرقوں میں بہائی اور
قادیانی فرقوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جن میں سے بہائی تو خود بھی اپنی نسبت اسلام کی طرف نہیں کرتے
مصنف نے قادیانی فرقہ اور اس کے بانی کے افکار و عقاید اور دعاوی پر محققانہ روشنی ڈال کر

اس فرقہ کے کفر و ضلالت پر جمہور امت کی ہمنوائی کی ہے، اس لحاظ سے بہائی اور قادیانی دونوں فرقے اسلام سے اصولاً اور کلیتہً متضاد ہیں، مگر مصنف نے محض رسمی طور پر ان کا ذکر اپنی کتاب میں کر دیا ہے یہیں خوشی ہے کہ قادیانیت پر عالم عرب کے ایک مشہور مصنف نے قلم اٹھا کر اس کے دجل و تبلیس سے عربوں کو آگاہ کر دیا اس سے قبل الملل والنحل للشیخستانی کے طبع جدید (قاہرہ ۱۹۶۱ء) کے ذیل میں بھی محمد سید گیلانی صاحب نے (ص ۵ تا ۶) قادیانیت پر ناصلانہ گفتگو کی ہے اور مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب قادیانیت نے تو عالم عرب میں اسکی پوری قلعی کھول دی ہے۔ مصنف کی تحقیق و کاوش پھر فاضل مترجم کی محنت سے اس محققانہ کتاب کا اردو دان طبقہ کیلئے بھی قابل استفادہ ہو جانا بہت قابل ستائش ہے۔ مصنف سلفی المذہب ہیں اور پھر اس کتاب نے تو تفضیل علیٰ دہل بیت کے بارہ میں ان کے رجحانات کی نشاندہی کر دی ہے۔ یہ رجحان مذہب نہیں لیکن تفضیل اور مساوات کے جھگڑوں میں پڑ کر احتیاط اور اعتدال کا دامن تھامے رکھنا بہت مشکل بات ہوتی ہے۔ مصنف بھی اسی سبب اعتدالی کے شکار ہو گئے ہیں، اور حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شانِ صحابیت اور مقام و مرتبہ کی رعایت نہیں کر سکے۔ مشاجرات صحابہؓ کے بارہ میں یہ اندازِ گفتگو نہ تو کتاب و سنت کے عمومی مزاج کے مطابق ہے اور نہ بنی براعتیاء و تحقیق۔ اسلام کے سیاسی فرقوں از قسم شیعہ و خوارج وغیرہ کی تشکیل میں صحابہؓ کے متعلق اسی غیر محتاط مبنی بر افراط و تفریط اندازِ فکر اور نظری تعصب کا بنیادی حصہ ہے۔ اگر شیخ ابو زہرہ کو حضرت عثمانؓ و معاویہؓ جیسے صحابہ سے حسن ظن نہیں تو خطرہ ہے کہ سیاسی فرقوں سے بحث کرتے ہوئے بھی ان کا قدم جادۂ حق و انصاف پر قائم نہ رہ سکا ہو، شیخ ابو زہرہ بلاشبہ ایک وسیع النظر عالم ہیں، اور اس بناء پر کئی مسائل میں اپنی رائے جمہور کے خلاف قائم کرتے ہیں، مثال کے طور پر خلافت کی شرائط سے بحث کرتے ہوئے ارشاد نبوی "الائمة من قریش" پر مبنی اشتراطِ قریشیت کو ایک ہونے والے واقعہ کی اطلاع (اخبار غیب) پر عمل فرماتے ہیں، جبکہ جمہور علماء نے اسے پیشگوئی کی بجائے حکم اور امر قرار دیا ہے، چنانچہ اکثر متکلمین اور فقہاء اسے شرائطِ خلافت میں شمار کرتے چلے آئے ہیں، مصنف نے جمہور کے نقطہ نظر پر منصفانہ گفتگو کی ہے، مگر یہ اشکال اب بھی قائم ہے کہ اگر حدیث الائمة من قریش از قسم غیب تھی تو حضرت صدیقؓ نے سقیفہ بنو ساعدہ میں اسے بطور استحقاق کیوں پیش فرمایا؟ صحابہ کرامؓ یہ کہہ کر ان کی دلیل کو ٹھکرا سکتے تھے کہ اخبار غیب اوروں پر حجت نہیں بن سکتا اور نہ اخبارات

پر تشريح ہو سکتی ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہؓ نے اخبار غیب پر عمل کرنے کی بجائے صدیقی استدلال پر سکوت فرما کر اس کے استحقاقی اور ممکن ہونے پر بھی اجماع سکوتی کر لیا۔ غیر قریشی کی امامت کی صحت یا صرف عدم اولویت کا قول خوارج میں سے دو فرقوں فراریہ اور کعبیہ کا ہے۔ اہل سنت والجماعت کا نہیں۔ ان کی ہمنوائی کرنی تھی تو زیادہ قوت استدلال کی ضرورت تھی۔ مصنف نے جدید فرقوں سے بحث کے دوران باب اجتہاد بند ہونے پر افسوس ظاہر کیا ہے، ادھر انہیں زیادہ فرقہ بندیوں سے بھی خوشی نہیں ہوگی، مگر ہمارے خیال میں تخریب اور تفریق و تفرق میں کمی کے لحاظ سے تو اجتہاد کا مسدود ہونا مفید ہی ثابت ہوا، پچھلی چند صدیوں اور عصر حاضر میں وہ دینی و علمی فرقے جو فرقے کم اور فتنے زیادہ تھے، اسی بے لگام اجتہاد کا نتیجہ تھے۔ اسی طرح مصنف نے ائمہ اربعہ کی تقلید کو تعظیم قبور اور دیگر بدعات کی شکل میں ظہور کفر و شرک کا سبب قرار دیا ہے لیکن ان منکرات کی وجہ سے اگر تقلید مذموم ٹھہر جائے تو کیا تعظیم و تقدیس کے ایسے ناجائز مظاہر سے اولیاء امت بلکہ انبیاء کرام تک کے ساتھ جہالت کی وجہ سے نہیں کئے جا رہے، پھر کیا ان کے اقوال کی عظمت اور حیثیت اور ان کی اتباع و اطاعت بھی اس وجہ سے مذموم ہو جائے گی، کتاب کے فاضل مترجم نے جگہ جگہ حواشی میں اپنی آزادانہ رائے ظاہر کی ہے۔ اور حضرت معاویہؓ کے معاملہ میں بجا طور پر گرفت کی ہے، مگر وہ مصنف کتاب سے بڑھ کر سلفی ان خیال معلوم ہوتے۔ اس لئے مصنف نے جہاں وہابیت پر گرفت کی ہے، مترجم نے اسکی دفاع کی کوشش کی ہے۔ ان دو ایک باتوں کو چھوڑ کر اسلامی مذاہب معلومات تحقیق اور موضوع کے لحاظ سے نہایت گہرائی کتاب ہے۔ جن لوگوں کی رسائی اصل کتاب تک نہ ہو سکے انہیں "اسلامی مذاہب" کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے جس کے لئے کتاب کے معزز ناشرین نہایت تحسین کے مستحق ہیں۔ (سے)

ہندوستان جانے والی ڈاک

بھارت جانے والے الحق کے تمام پرچے پچھلے ماہ واپس کر دئے گئے جبکہ ہندوستانی ڈاک (خطوط، رسائل، کتب وغیرہ) برابر آرہی ہے معلوم نہیں اس کی وجہ کیا ہے یہ ظلم جس طرف سے بھی ہو رہا ہے فوری توجہ اور تدارک کا مستحق ہے۔ (ادارہ)